دوم ایڈیشن: ذوالقعدہ 1443ھ/جون 2022

قربانی میں شرکت سے متعلق تفصیلی احکام پر مشتمل ایک عام فہم رسالہ

قربانی
میں شرکت سے متعلق چند اہم مسائل

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور توفیق سے دو سال قبل بندہ نے اپنے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت قربانی کے فضائل واحکام کا قسط وار سلسلہ شروع کیا تھا، جس کے ضمن میں قربانی میں شرکت سے متعلق بھی تفصیلی طور پر متعدد قسطیں تحریر کی گئی تھیں، پھر انھی اقساط کو یکجا کرکے شائع کیا گیا تھاتاکہ استفادہ کرنے میں سہولت رہے۔اب اس کا دوم ایڈیشن عام کیا جارہاہے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ذوالقعدہ 1443ھ/جون 2022
03362579499

تفصیلی فہرست

قربانی کے جانوروں میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔5

- قربانی کے جانوروں میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟
- کیا قربانی کے شرکاء کا طاق ہونا ضروری ہے؟
- کیا بڑے جانور میں سات حصے بنانا ضروری ہے؟
- قربانی کے بڑے جانور میں شرکاء کے حصوں سے متعلق ایک اہم مسئلہ۔
- بڑے جانور میں کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہونے کی وضاحت۔

قربانی میں نیت سے متعلق احکام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔11

- قربانی میں نیت کیا ہونی چاہیے؟
- قربانی میں محض گوشت کی نیت کرنے کا حکم
- قربانی کے جانور میں متعدد نیتوں کے ساتھ شرکت کا حکم
- قربانی کے جانور میں عقیقے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم
- قربانی کے بڑے جانور میں نفلی قربانی کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم
- قربانی کے بڑے جانور میں ولیمے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم
- قربانی میں ایصالِ ثواب کی نیت سے متعلق احکام

قربانی کے جانور میں شرکت کے چند متفرق مسائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔24

- قربانی کے شُرکاء کے عقیدے سے متعلق اہم مسئلہ۔
- قربانی کے شُرکاء کا مال حلال ہونا ضروری ہے۔
- قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنے کا حکم۔

قربانی کے شُرکاء کے لیے چند اہم ہدایات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔27

قربانی
کے جانوروں میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟

فہرست:

- قربانی کے جانوروں میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟
- کیا قربانی کے شرکاء کا طاق ہونا ضروری ہے؟
- کیا بڑے جانور میں سات حصے بنانا ضروری ہے؟
- قربانی کے بڑے جانور میں شرکاء کے حصوں سے متعلق ایک اہم مسئلہ۔
- بڑے جانور میں کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہونے کی وضاحت۔

قربانی کے جانوروں میں کتنے افراد شریک ہو سکتے ہیں؟

1۔ قربانی کے بڑے جانور یعنی اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا میں ایک سے لے کر سات تک افراد شریک ہو سکتے ہیں، چاہے جفت افراد ہوں یا طاق، لیکن سات سے زیادہ افراد کی شرکت جائز نہیں۔
(ردالمحتار، بدائع الصنائع، فتاویٰ عالمگیری، جواہر الفقہ، اعلاء السنن)

2۔ قربانی کے چھوٹے جانور یعنی بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ، مینڈھا میں سے ہر ایک میں صرف ایک آدمی ہی کی قربانی جائز ہے، اس میں ایک سے زیادہ افراد کی شرکت جائز نہیں۔ (ردالمحتار، اعلاء السنن)

کیا قربانی کے شُرکاء کا طاق ہونا ضروری ہے؟

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ قربانی کے جانور میں صرف طاق یعنی ایک، تین، پانچ یا سات افراد ہی شریک ہو سکتے ہیں، جفت افراد نہیں، حالاں کہ یہ واضح غلطی ہے، کیوں کہ اوپر مذکور مسئلے سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ قربانی کے جانور میں جفت یعنی دو، چار یا چھ افراد بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

کیا بڑے جانور میں سات حصے بنانا ضروری ہے؟

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ قربانی کے بڑے جانور میں اگر سات سے کم افراد شریک ہوں تب بھی سات حصے ہی بنانے ضروری ہیں، واضح رہے کہ یہ غلط فہمی ہے، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ جتنے افراد شریک ہوں ان کے مطابق حصے بنانا بالکل درست ہے، جیسے دو افراد شریک ہوں تو دو حصے بنا دیے جائیں، پانچ شریک ہوں تو پانچ حصے بنا دیے جائیں، البتہ اگر سات سے کم شُرکاء جانور کے سات حصے ہی بنانا چاہیں تب بھی جائز ہے، جس کی تفصیل آگے ذکر کی جا رہی ہے۔

قربانی کے بڑے جانور میں شرکاء کے حصوں سے متعلق ایک اہم مسئلہ:

قربانی کے بڑے جانور میں جتنے بھی افراد شریک ہوں اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، جیسے کسی بڑے جانور میں سات افراد اس طرح شریک ہوں کہ پانچ افراد کا ایک ایک حصہ ہو، ایک کا ڈیڑھ حصہ ہو اور ایک کا آدھا حصہ ہو، اس صورت میں چونکہ ایک کا حصہ آدھا ہے جو کہ ساتویں حصے سے کم ہے، اس لیے کسی کی بھی قربانی جائز نہیں ہو گی۔ (الدر المختار مع رد المحتار، فتاویٰ عثمانی)

سادہ الفاظ میں یوں کہیے کہ بڑے جانور کو سات برابر حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان میں سے ایک حصے کو ساتواں حصہ کہتے ہیں۔

بڑے جانور میں کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہونے کی وضاحت:

ماقبل میں یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ قربانی کے بڑے جانور میں سات سے زیادہ افراد کی شرکت جائز نہیں، اس سے یہ اہم بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قربانی کے جانور میں جتنے بھی افراد شریک ہوں اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ جس طرح سات سے زیادہ افراد کی شرکت جائز نہیں، اسی طرح یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ اگر افراد سات یا سات سے کم ہوں لیکن حصوں کی تقسیم اس طرح کی جائے کہ شرکاء میں سے بعض یا سب کا حصہ ساتویں حصے سے کم آرہا ہو تب بھی شرکت اور قربانی جائز نہیں۔ اس بات کو مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کیجیے:

1۔ کسی بڑے جانور میں آٹھ افراد برابر کے شریک ہوں تو ظاہر ہے کہ ہر ایک کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو گیا، تو یہ جائز نہیں۔

2۔ کسی بڑے جانور میں آٹھ افراد اس طرح شریک ہوں کہ چھ افراد کا تو پورا پورا حصہ ہو جبکہ باقی دو افراد ایک ہی حصے میں شریک ہوں تو ایسی صورت میں چوں کہ ساتویں فرد کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو گیا اس لیے یہ صورت بھی جائز نہیں، گویا کہ قربانی کے بڑے جانور میں آٹھ افراد کی شرکت کی کوئی بھی صورت جائز نہیں۔

3۔ کسی بڑے جانور میں سات سے کم افراد اس طرح شریک ہوں کہ بعض یا سب کا حصہ ایک سے زیادہ ہو، یعنی ہر ایک کے پاس ایک ایک مکمل حصہ ہو اور باقی حصہ کسر میں ہو، تو یہ بھی جائز ہے کیوں کہ ہر ایک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے، جیسے ایک جانور میں چار افراد اس طرح شریک ہوں کہ دو افراد کا ایک ایک حصہ ہو، جبکہ باقی دو افراد کے ڈھائی ڈھائی حصے ہوں تو یہ بھی جائز ہے کیوں کہ کسی کا بھی حصہ ساتویں حصے سے کم نہیں۔

4۔ کسی جانور میں سات افراد اس طرح شریک ہوں کہ پانچ افراد کا ایک ایک حصہ ہو، ایک کا ڈیڑھ حصہ ہو اور ایک کا آدھا حصہ ہو، اس صورت میں چونکہ ایک کا حصہ صرف آدھا ہے جو کہ ساتویں حصے سے کم ہے، اس لیے کسی کی بھی قربانی جائز نہیں ہو گی۔

5۔ ایک جانور میں دو افراد اس طرح شریک ہوں کہ دونوں کے ساڑھے تین ساڑھے تین حصے ہوں تو یہ بھی جائز ہے کیوں کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، فتاویٰ عثمانی، ذوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

احادیث مبارکہ اور فقہی عبارات

- صحیح مسلم میں ہے:

٣٢٤٨- عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

- المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے:

٩٨٨٤- عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الأَضَاحِيِّ.

- سنن ابن ماجہ میں ہے:

٣١٣٦- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً، وَأَنَا مُوسِرٌ بِهَا، وَلَا أَجِدُهَا

فَأَشْتَرِيَهَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبَحُهُنَّ.

- **فتاویٰ ہندیہ میں ہے:**

وَأَمَّا قَدْرُهُ فَلَا تَجُوزُ الشَّاةُ وَالْمَعْزُ إِلَّا عن وَاحِدٍ وَإِنْ كانت عَظِيمَةً سَمِينَةً تُسَاوِي شَاتَيْنِ مِمَّا يَجُوزُ أَنْ يُضَحِّيَ بِهِمَا، وَلَا يَجُوزُ بَعِيرٌ وَاحِدٌ وَلَا بَقَرَةٌ وَاحِدَةٌ عن أَكْثَرَ من سَبْعَةٍ، وَيَجُوزُ ذلك عن سَبْعَةٍ وَأَقَلَّ من ذلك، وَهَذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ. (الْبَابُ الْخَامِسُ فِي بَيَانِ مَحَلِّ إِقَامَةِ الْوَاجِبِ)

يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ إِلَّا عن وَاحِدٍ وَإِنْ كانت عَظِيمَةً، وَالْبَقَرُ وَالْبَعِيرُ يُجْزِي عن سَبْعَةٍ إِذَا كَانُوا يُرِيدُونَ بِهِ وَجْهَ اللهِ تَعَالَى، وَالتَّقْدِيرُ بِالسَّبْعِ يَمْنَعُ الزِّيَادَةَ وَلَا يَمْنَعُ النُّقْصَانَ، كَذَا فِي «الْخُلَاصَةِ». (الْبَابُ الثَّامِنُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّرِكَةِ فِي الضَّحَايَا)

- **الدر المختار میں ہے:**

وَلَوْ لِأَحَدِهِمْ أَقَلُّ مِنْ سُبْعٍ لَمْ يُجْزِ عَنْ أَحَدٍ، وَتُجْزِي عَمَّا دُونَ سَبْعَةٍ بِالْأَوْلَى...

- **رد المحتار میں ہے:**

(قَوْلُهُ وَتُجْزِي عَمَّا دُونَ سَبْعَةٍ) الْأَوْلَى «عَمَّنْ»؛ لِأَنَّ «مَا» لِمَا لَا يَعْقِلُ، وَأَطْلَقَهُ فَشَمِلَ مَا إِذَا اتَّفَقَتِ الْأَنْصِبَاءُ قَدْرًا أَوْ لَا لَكِنْ بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ عَنِ السَّبْعِ، وَلَوِ اشْتَرَكَ سَبْعَةٌ فِي خَمْسِ بَقَرَاتٍ أَوْ أَكْثَرَ صَحَّ؛ لِأَنَّ لِكُلٍّ مِنْهُمْ فِي بَقَرَةٍ سُبُعُهَا لَا ثَمَانِيَةٌ فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ أَوْ أَكْثَرَ؛ لِأَنَّ كُلَّ بَقَرَةٍ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ فَلِكُلٍّ مِنْهُمْ أَقَلُّ مِنَ السَّبْعِ.

- **بدائع الصنائع میں ہے:**

وَلَا شَكَّ فِي جَوَازِ بَدَنَةٍ أو بَقَرَةٍ عن أَقَلَّ من سَبْعَةٍ بِأَن اشترك اثْنَانِ أو ثَلَاثَةٌ أو أَرْبَعَةٌ أو خَمْسَةٌ أو سِتَّةٌ فِي بَدَنَةٍ أو بَقَرَةٍ؛ لِأَنَّهُ لَمَّا جَازَ السُّبْعُ فَالزِّيَادَةُ أَوْلَى وَسَوَاءٌ اتَّفَقَتِ الانصباء فِي الْقَدْرِ أو اخْتَلَفَتْ بِأَنْ يَكُونَ لِأَحَدِهِمْ النِّصْفُ وَلِلْآخَرِ الثُّلُثُ وَلِآخَرَ السُّدُسُ بَعْدَ أَنْ لَا يَنْقُصَ عن السُّبْعِ. وَلَوْ اشْتَرَكَ سَبْعَةٌ فِي خَمْسِ بَقَرَاتٍ أو فِي أَكْثَرَ فَذَبَحُوهَا أَجْزَأَهُمْ لِأَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ منهم فِي كل بَقَرَةٍ سُبُعَهَا وَلَوْ ضَحَّوْا بِبَقَرَةٍ وَاحِدَةٍ أَجْزَأَهُمْ فَالْأَكْثَرُ أَوْلَى. وَلَو اشْتَرَكَ ثَمَانِيَةٌ فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ لم يُجْزِهِمْ لِأَنَّ كُلَّ بَقَرَةٍ بَيْنَهُمْ على ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ فَيَكُونُ لِكُلِّ وَاحِدٍ منهم أَنْقَصُ من السُّبْعِ، وَكَذَلِكَ إِذَا

كَانُوا عَشَرَةً أو أَكْثَرَ فَهُوَ على هذا، وَلَوْ اشْتَرَكَ ثَمَانِيَةٌ في ثَمَانِيَةٍ من الْبَقَرِ فَضَحَّوْا بها لم تُجْزِهِمْ لِأَنَّ كُلَّ بَقَرَةٍ تَكُونُ بَيْنَهُمْ على ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ وَكَذَلِكَ إذَا كان الْبَقَرُ أَكْثَرَ لم تُجْزِهِمْ وَلَا رِوَايَةَ في هذه الْفُصُولِ وَإِنَّمَا قِيلَ: إنه لَا يَجُوزُ بِالْقِيَاسِ، وَلَوْ اشْتَرَكَ سَبْعَةٌ في سَبْعِ شِيَاهٍ بَيْنَهُمْ فَضَحَّوْا بها الْقِيَاسُ أَنْ لَا تُجْزِئَهُمْ؛ لِأَنَّ كُلَّ شَاةٍ تَكُونُ بَيْنَهُمْ على سَبْعَةِ أَسْهُمٍ، وفي الِاسْتِحْسَانِ يجزيهم، وَكَذَلِكَ لو اشْتَرَى اثْنَانِ شَاتَيْنِ لِلتَّضْحِيَةِ فَضَحَّيَا بِهِمَا. (فَصْلٌ وَأَمَّا مَحَلُّ إقَامَةِ الْوَاجِبِ)

قربانی
میں نیت سے متعلق احکام

فہرست:

- قربانی میں نیت کیا ہونی چاہیے ؟
- قربانی میں محض گوشت کی نیت کرنے کا حکم۔
- قربانی کے جانور میں متعدد نیتوں کے ساتھ شرکت کا حکم۔
- قربانی کے جانور میں عقیقے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم۔
- قربانی کے بڑے جانور میں نفلی قربانی کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم۔
- قربانی کے بڑے جانور میں ولیمے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم۔
- قربانی میں ایصالِ ثواب کی نیت سے متعلق احکام۔

قربانی میں نیت کیا ہونی چاہیے؟

قربانی ایک اہم ترین عبادت ہے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، اس لیے یہ عبادت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سمجھتے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب ہی کے لیے ادا کرنی چاہیے تاکہ قربانی درست ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول بھی ہوسکے۔ اس کے علاوہ نام ونمود یا محض گوشت حاصل کرنے اور اس جیسی دیگر مذموم اور نامناسب نیتوں سے بالکلیہ اجتناب کرنا چاہیے۔

قربانی میں محض گوشت کی نیت کرنے کا حکم:

قربانی کے بڑے جانور میں شریک ہونے والے تمام افراد کی نیت قربانی اور ثواب ہی کی ہونی چاہیے، اگر کسی کی نیت محض گوشت حاصل کرنے کی ہو تو شُرکاء میں سے کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ عقیقے، ولیمے، دَمِ تمتُّع اور دَمِ قِران کی نیت بھی درحقیقت ثواب اور قُربت ہی کی نیت ہے، اس لیے ان نیتوں کے ساتھ قربانی کے جانور میں شرکت کرنا درست ہے، جس کی تفصیل آگے ذکر ہوگی ان شاءاللہ۔

(الدر المختار مع رد المحتار، قربانی اور ذوالحجہ کے فضائل از حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم)

- بدائع الصنائع میں ہے:

وَلَوْ كان أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أو غير كِتَابِيٍّ وهو يُرِيدُ اللَّحْمَ أو أَرَادَ الْقُرْبَةَ في دِينِهِ لم يُجْزِهِمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ تَتَحَقَّقُ منه الْقُرْبَةُ، فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ فَكَانَ مُرِيدًا لِلَّحْمِ، وَالْمُسْلِمُ لو أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا فَالْكَافِرُ أَوْلَى.

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَإِنْ كان كُلُّ وَاحِدٍ منهم صَبِيًّا أو كان شَرِيكُ السَّبْعِ من يُرِيدُ اللَّحْمَ أو كان نَصْرَانِيًّا وَنَحْوَ ذلك لَا يَجُوزُ لِلْآخَرَيْنِ أَيْضًا، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ»، وَلَوْ كان أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أو غير كِتَابِيٍّ وهو يُرِيدُ اللَّحْمَ أو يُرِيدُ الْقُرْبَةَ في دِينِهِ لم يُجْزِئْهُمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ لَا يَتَحَقَّقُ منه الْقُرْبَةُ فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ فَكَأَنْ يُرِيدَ اللَّحْمَ، وَالْمُسْلِمُ لو أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا.

قربانی کے جانور میں متعدد نیتوں کے ساتھ شرکت کا حکم:

قربانی کے چھوٹے جانور یعنی بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھا اور دنبہ میں چوں کہ ایک ہی حصے کی قربانی جائز ہے اس لیے ان میں تو صرف ایک ہی نیت درست ہے، جیسے اگر صرف واجب قربانی کی نیت ہو تو اس کے ساتھ عقیقے کی نیت درست نہیں۔ جبکہ بڑے جانور یعنی بیل، گائے، بھینس، بھینسا، اونٹ اور اونٹنی میں چوں کہ ایک سے لے کر سات تک حصے جائز ہیں اس لیے ان میں مختلف حصوں میں ثواب اور قُربت کی مختلف نیتیں بھی درست ہیں۔ البتہ یہ واضح رہے کہ ایک ہی حصے میں ایک ہی نیت معتبر ہو گی جیسے اگر ایک حصے میں صرف واجب قربانی کی نیت ہو تو اسی میں عقیقے کی نیت درست نہیں۔ مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

قربانی کے جانور میں عقیقے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم:

1۔ قربانی کے بڑے جانور میں بعض افراد واجب قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور بعض عقیقے کی نیت سے یعنی بعض حصے قربانی کے ہوں اور بعض عقیقے کے تو یہ بھی جائز ہے۔

2۔ البتہ یہ جائز نہیں کہ ایک ہی حصے میں قربانی کی بھی نیت کی جائے اور عقیقے کی بھی، اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ ایک ہی جانور کو مکمل طور پر قربانی کی نیت سے بھی ذبح کیا جائے اور عقیقے کی نیت سے بھی، بلکہ قربانی اور عقیقے کا حصہ الگ الگ ہونا چاہیے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، فتاویٰ عثمانی ودیگر کتب)

قربانی کے بڑے جانور میں نفلی قربانی کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم:

قربانی کے بڑے جانور میں بعض افراد نفلی قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور بعض واجب قربانی کی نیت سے یعنی بعض حصے واجب قربانی کے ہوں اور بعض نفلی قربانی کے تو یہ بھی جائز ہے۔ (فتاویٰ عثمانی)

قربانی کے بڑے جانور میں ولیمے کی نیت سے شرکت کرنے کا حکم:

قربانی کے بڑے جانور میں بعض افراد واجب یا نفلی قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور بعض ولیمے کی

نیت سے یعنی بعض حصے قربانی کے ہوں اور بعض ولیمے کے تو متعدد اہلِ علم کے نزدیک یہ بھی جائز ہے۔

(امداد الاحکام)

- ردالمختار میں ہے:

قَدْ عُلِمَ أَنَّ الشَّرْطَ قَصْدُ الْقُرْبَةِ مِنَ الْكُلِّ، وَشَمِلَ مَا لَوْ كَانَ أَحَدُهُمْ مُرِيدًا لِلْأُضْحِيَّةِ عَنْ عَامِهِ وَأَصْحَابُهُ عَنِ الْمَاضِي تَجُوزُ الْأُضْحِيَّةَ عَنْهُ، وَنِيَّةُ أَصْحَابِهِ بَاطِلَةٌ، وَصَارُوا مُتَطَوِّعِينَ، وَعَلَيْهِمُ التَّصَدُّقُ بِلَحْمِهَا وَعَلَى الْوَاحِدِ أَيْضًا؛ لِأَنَّ نَصِيبَهُ شَائِعٌ كَمَا فِي «الْخَانِيَّةِ»، وَظَاهِرُهُ عَدَمُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْهَا، تَأَمَّلْ، وَشَمِلَ مَا لَوْ كَانَتِ الْقُرْبَةُ وَاجِبَةً عَلَى الْكُلِّ أَوِ الْبَعْضِ اتَّفَقَتْ جِهَاتُهَا أَوْ لَا: كَأُضْحِيَّةٍ وَإِحْصَارٍ وَجَزَاءِ صَيْدٍ وَحَلْقٍ وَمُتْعَةٍ وَقِرَانٍ خِلَافًا لِزُفَرَ؛ لِأَنَّ الْمَقْصُودَ مِنَ الْكُلِّ الْقُرْبَةُ، وَكَذَا لَوْ أَرَادَ بَعْضُهُمُ الْعَقِيقَةَ عَنْ وَلَدٍ قَدْ وُلِدَ لَهُ مِنْ قِبَلُ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ جِهَةُ التَّقَرُّبِ بِالشُّكْرِ عَلَى نِعْمَةِ الْوَلَدِ، ذَكَرَهُ مُحَمَّدٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَلِيمَةَ. وَيَنْبَغِي أَنْ تَجُوزَ؛ لِأَنَّهَا تُقَامُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى نِعْمَةِ النِّكَاحِ وَوَرَدَتْ بِهَا السُّنَّةُ، فَإِذَا قَصَدَ بِهَا الشُّكْرَ أَوْ إِقَامَةَ السُّنَّةِ فَقَدْ أَرَادَ الْقُرْبَةَ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ كُرِهَ الِاشْتِرَاكُ عِنْدَ اخْتِلَافِ الْجِهَةِ، وَأَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ، وَهَكَذَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ، «بَدَائِعُ». (كتاب الأضحية)

قربانی میں ایصالِ ثواب کی نیت سے متعلق احکام:

مسئلہ 1:

کسی دوسرے مسلمان کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی کرنا یا اپنی قربانی کا ثواب دوسرے مسلمان تک پہنچانا درست ہے چاہے وہ زندہ ہو یا فوت شدہ۔

فائدہ: واضح رہے کہ ایصالِ ثواب کی غرض سے کی جانے والی قربانی در حقیقت اسی قربانی کرنے والے ہی کی نفلی قربانی ہوتی ہے جس کا ثواب وہ دوسروں تک پہنچاتا ہے البتہ اس کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

مسئلہ 2:

واضح رہے کہ اپنی نفلی یا واجب قربانی کا ایصالِ ثواب کرنا درست ہے، البتہ بعض اہلِ علم کے نزدیک واجب قربانی کا ایصالِ ثواب درست نہیں، اس لیے اگر وسعت ہو تو احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اپنی واجب قربانی کے علاوہ نفلی قربانی کرکے اس کا ایصالِ ثواب کیا جائے، لیکن اگر الگ سے نفلی قربانی کی وسعت نہ ہو تو بعض دیگر اہلِ علم کے قول کے مطابق اپنی واجب قربانی کے ایصالِ ثواب کی بھی گنجائش ہے، اسی کی دوسری صورت یہ ہے کہ اپنی واجب قربانی کرنے کے بعد اس کے گوشت کو ایصالِ ثواب کی نیت سے صدقہ کردیا جائے، اس طرح بھی دوسرے مسلمان کو ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 3:

جس طرح کسی ایک مسلمان شخص کو قربانی کا ثواب پہنچانا درست ہے اسی طرح ایک سے زائد مسلمان افراد کو ثواب پہنچانا بھی درست ہے۔ ایسی صورت میں اس کا ثواب ہر مسلمان کو پورا پورا پہنچتا ہے اور قربانی کرنے والے کے ثواب میں کوئی بھی کمی نہیں آتی۔

فائدہ:

ایک امتی کے لیے بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ وہ اپنے آقا سرکارِ دوعالم حبیبِ خدا ﷺ کی طرف سے یعنی ان کے ایصالِ ثواب کے لیے بھی قربانی کا اہتمام کرے، اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام،

حضرات صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین کرام، ائمہ مجتہدین، علمائے امت، بزرگانِ دین، حضرات اکابر، مشائخ عظام، اساتذہ کرام اور والدین اور دیگر عزیز واقارب کی طرف سے بھی قربانی کا اہتمام کرنا چاہیے، اس کی بڑی برکتیں اور فوائد ہیں۔

- **ہدایہ میں ہے:**

الْأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ؛ لِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرَ عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ أَقَرَّ بِوَحْدَانِيَّةِ اللهِ تَعَالَى وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، جَعَلَ تَضْحِيَةَ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ لِأُمَّتِهِ. (باب الحج عن الغير)

- **ردالمحتار میں ہے:**

صَرَّحَ عُلَمَاؤُنَا فِي «بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ» بِأَنَّ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا كَذَا فِي «الْهِدَايَةِ»، بَلْ فِي زَكَاةِ «التَّتَارْخَانِيَّة» عَن «الْمُحِيطِ»: الْأَفْضَلُ لِمَنْ يَتَصَدَّقُ نَفْلًا أَنْ يَنْوِيَ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ؛ لِأَنَّهَا تَصِلُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ اهـ هُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ..... وَأَمَّا عِنْدَنَا فَالْوَاصِلُ إِلَيْهِ نَفْسُ الثَّوَابِ. وَفِي «الْبَحْرِ»: مَنْ صَامَ أَوْ صَلَّى أَوْ تَصَدَّقَ وَجَعَلَ ثَوَابَهُ لِغَيْرِهِ مِن الْأَمْوَاتِ وَالْأَحْيَاءِ جَازَ، وَيَصِلُ ثَوَابُهَا إِلَيْهِمْ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ كَذَا فِي «الْبَدَائِعِ»، ثُمَّ قَالَ: وَبِهَذَا عُلِمَ أَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ الْمَجْعُولُ لَهُ مَيِّتًا أَوْ حَيًّا. وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ أَنْ يَنْوِيَ بِهِ عِنْدَ الْفِعْلِ لِلْغَيْرِ أَوْ يَفْعَلَهُ لِنَفْسِهِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يَجْعَلُ ثَوَابَهُ لِغَيْرِهِ؛ لِإِطْلَاقِ كَلَامِهِمْ، وَأَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَالنَّفَلِ. اهـ. وَفِي «جَامِعِ الْفَتَاوَى»: وَقِيلَ: لَا يَجُوزُ فِي الْفَرَائِضِ اهـ ..... قُلْت: لَكِنْ سُئِلَ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ عَمَّا لَوْ قَرَأَ لِأَهْلِ الْمَقْبَرَةِ الْفَاتِحَةَ هَلْ يُقْسَمُ الثَّوَابُ بَيْنَهُمْ أَوْ يَصِلُ لِكُلٍّ مِنْهُمْ مِثْلُ ثَوَابِ ذَلِكَ كَامِلًا؟ فَأَجَابَ بِأَنَّهُ أَفْتَى جَمْعٌ بِالثَّانِي، وَهُوَ اللَّائِقُ بِسَعَةِ الْفَضْلِ. (مَطْلَبٌ فِي الْقِرَاءَةِ لِلْمَيِّتِ وَإِهْدَاءُ ثَوَابِهَا لَهُ)

- **ردالمحتار میں ہے:**

قُلْت: وَقَوْلُ عُلَمَائِنَا لَهُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ يَدْخُلُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِذَلِكَ حَيْثُ

أَنْقَذَنَا مِنَ الضَّلَالَةِ، فَفِي ذَلِكَ نَوْعُ شُكْرٍ وَإِسْدَاءُ جَمِيلٍ لَهُ، وَالْكَامِلُ قَابِلٌ لِزِيَادَةِ الْكَمَالِ. وَمَا اسْتَدَلَّ بِهِ بَعْضُ الْمَانِعِينَ مِنْ أَنَّهُ تَحْصِيلُ الْحَاصِلِ؛ لِأَنَّ جَمِيعَ أَعْمَالِ أُمَّتِهِ فِي مِيزَانِهِ. يُجَابُ عَنْهُ بِأَنَّهُ لَا مَانِعَ مِنْ ذَلِكَ؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى أَخْبَرَنَا بِأَنَّهُ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، بِأَنْ نَقُولَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَاللهُ أَعْلَمُ. (مطلب في زيارة القبور)

- **المحیط البرہانی میں ہے:**

في «فتاوى أبي الليث»: وسئل أبو نصر عمن ضحى وتصدق بلحمه عن أبويه فيجوز.
(كتاب الأضحية)

- **البحر الرائق میں ہے:**

وَظَاهِرُ إطْلَاقِهِمْ يَقْتَضِي أَنَّهُ لَا فَرْقَ بين الْفَرْضِ وَالنَّفَلِ فإذا صلى فَرِيضَةً وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِغَيْرِهِ فإنه يَصِحُّ لَكِنْ لَا يَعُودُ الْفَرْضُ في ذِمَّتِهِ؛ لِأَنَّ عَدَمَ الثَّوَابِ لَا يَسْتَلْزِمُ عَدَمَ السُّقُوطِ عن ذِمَّتِهِ، ولم أره مَنْقُولًا. (باب الحج عن الغير)

مسئلہ4:

قربانی کے بڑے جانور میں ایصالِ ثواب کی نیت کرتے وقت یہ بھی درست ہے کہ اس میں بعض حصے واجب قربانی کے ہوں اور بعض حصے نفلی قربانی کے طور پر ایصالِ ثواب کی نیت سے رکھے جائیں۔

مسئلہ5:

قربانی کے ایک چھوٹے جانور میں ایک سے زائد افراد شریک ہو کر ایصالِ ثواب کی نیت کریں تو یہ جائز نہیں، اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ قربانی کے بڑے جانور کے ایک حصے میں متعدد افراد ایصالِ ثواب کی نیت سے شریک ہو جائیں۔ اس کی ایک وضاحت طلب صورت درج ذیل ہے۔

مسئلہ6:

اگر بڑے جانور میں سات سے کم افراد قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور کسی بھی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو تو باقی ماندہ ساتویں حصے میں سب یا بعض شرکاء کا ایصالِ ثواب کی نیت سے شریک ہونا متعدد اہلِ

علم کے نزدیک جائز نہیں، اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے، جیسے ایک بڑے جانور میں قربانی کی نیت سے چھ افراد اس طرح شریک ہوں کہ ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک مکمل حصہ رکھا، پھر ساتویں حصے میں سب نے مل کر مشترکہ طور پر ایصالِ ثواب کی نیت کی تو ان کی اصل قربانی تو درست ہو گی لیکن یہ ساتویں حصے میں ایصالِ ثواب کی مشترکہ نیت احتیاط کے خلاف ہے، کیوں کہ جب ساتویں حصے میں سب یا بعض افراد شریک ہوں گے تو ہر ایک کا حصہ کسر میں آئے گا اور یہ کسر حصہ بھی مستقل طور پر ہے کہ ہر شریک نے صرف اسی کسر حصے میں ایصالِ ثواب کی نیت کر رکھی ہے، اور کسر حصے کی قربانی مستقل طور پر مشروع نہیں، البتہ یہ کسی پورے حصے کے تابع بن سکتا ہے لیکن یہاں تابع اس لیے نہیں کہ ایصالِ ثواب کی نیت سے ہر شریک کا صرف یہی کسر والا حصہ ہے، بطورِ مثال سمجھیے کہ ایک بڑے جانور میں چھ افراد اس طرح شریک ہو جائیں کہ چار افراد کا ایک ایک حصہ قربانی کا ہو اور باقی دو افراد کا ایک ایک حصہ ایصالِ ثواب کا ہو اور باقی ماندہ ساتویں حصے میں یہی دو افراد مشترکہ طور پر ایصالِ ثواب کی نیت کر لیں، اس طرح ان دونوں کے ڈیڑھ ڈیڑھ حصے ایصالِ ثواب کے ہو جائیں تو یہ جائز ہے کیوں کہ ان دونوں کا یہ آدھا آدھا حصہ در حقیقت ان کے ایک ایک مکمل حصے کے تابع ہے جو کہ جائز ہے۔

اور جب ایصالِ ثواب کی نیت سے کسر حصے کی قربانی مستقل طور پر مشروع نہیں تو اس میں ایصال ثواب کی نیت کرنا متعدد اہل علم کے نزدیک درست نہیں، کیوں کہ ایصالِ ثواب کے لیے مستقل قربت پر مبنی حصہ ہونا چاہیے۔ اس لیے اس کا حل یہ ہے کہ اس حصے میں کوئی ایک شریک ہی ایصالِ ثواب کی نیت کرے۔

مسئلہ 7:

جس بڑے جانور میں سات افراد قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور اس جانور کے ساتویں حصے میں ایک سے زائد افراد مل کر ایصالِ ثواب کی نیت کریں تو یہ جائز نہیں، کیوں کہ اس صورت میں باقی چھ حصوں میں سات افراد شریک ہوں گے جس کی وجہ سے شریک ہونے والے افراد میں سے ہر ایک کا حصہ ساتویں حصے سے کم ہو جاتا ہے جو کہ جائز نہیں۔ (فتاویٰ عثمانی، غیر کی طرف سے قربانی کی تحقیق از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

حضور اقدس ﷺ کا اپنی امت کی طرف سے قربانی کرنا:

حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی فرمائی، ذیل میں اس حوالے سے چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو بڑے موٹے تازے سینگوں والے سیاہ و سفید رنگت والے دو خصی مینڈھے خریدتے، اُن میں سے ایک مینڈھا اپنے اُن امتیوں کی طرف سے قربان کرتے جنھوں نے اللہ کی توحید اور آپ کی تبلیغ کی گواہی دی، اور دوسرا مینڈھا اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے قربان کرتے۔

- مسند احمد میں ہے:

٢٥٨٤٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوأَيْنِ قَالَ: فَيَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَيَذْبَحُ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذبح (یعنی قربانی) کے دن دو سینگوں والے خصی دنبے ذبح کرنے چاہے تو ان کو قبلہ رخ کیا اور پھر یہ کلمات کہے:

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

پھر فرمایا کہ: ’’اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ہے اور خالص تیری ہی رضا کے لیے ہے، تو اس کو محمد اور اس کی امت کی جانب سے قبول فرما۔‘‘ اس کے بعد آپ ﷺ نے انھیں ذبح فرمایا۔

- سنن ابی داود میں ہے:

٢٧٩٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: «إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ

أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ، بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ»، ثُمَّ ذَبَحَ.

3۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے دنبہ ذبح کیا اور یوں فرمایا کہ: ”بِسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اے اللہ! یہ قربانی میری جانب سے ہے اور میری امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔“

- مسند احمد میں ہے:

١٤٨٣٧- عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو: أَخْبَرَنِي مَوْلَايَ الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِيدَ الْأَضْحَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ فَقَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي».

ان احادیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی فرمائی، اور بعض روایات میں امت کے اُن افراد کی صراحت کر کے قربانی فرمائی جو وسعت نہ ہونے کی وجہ سے قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کس قدر خوش نصیب ہے یہ امتِ محمدیہ کہ سرکارِ دو عالَم حضور اقدس ﷺ ان کی طرف سے بھی قربانی کا اہتمام فرماتے تھے!!

2۔ مذکورہ حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا اپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو قربانی کے ثواب میں شریک فرمالیتے یعنی ان کے لیے بھی ایصالِ ثواب فرماتے۔

3۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کر کے کسی زندہ یا فوت شدہ مسلمان کو اس کا ثواب پہنچانا یا کسی زندہ یا فوت شدہ مسلمان کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی کرنا بھی درست ہے۔

- عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے:

قَالَ ابْن بطال فِي «الْمَغَازِي» للْبُخَارِيّ: عَن بُرَيْدَة: أَن النَّبِي ﷺ كَانَ بعث عليًّا إِلَى الْيمن قبل حجَّة الْوَدَاع ليقْبض الْخمس، فَقدم من سعايته، فَقَالَ النَّبِي ﷺ: «بِمَا أَهلَلْت يَا عَليّ؟» قَالَ: بِمَا أهل بِهِ

رَسُول الله ﷺ. قَالَ: «فاهدِ وامكث حَرَامًا كَمَا كنت»، قَالَ: فأهدى لَهُ عَلِيّ هَديا، قَالَ: فَهَذَا تَفْسِير قَوْله: «وأشركه فِي الْهَدْي» أَن الْهَدْي الَّذِي أهداه عَلِيّ عَن النَّبِي ﷺ وَجعل لَهُ ثَوَابه فَيحْتَمل أَن يفرده بِثَوَاب ذَلِك الْهَدْي، كُله فَهُوَ شريك لَهُ فِي هَدْيه؛ لِأَنَّهُ أهداه عَنهُ تَطَوّعا من مَاله، وَيحْتَمل أَن يشركهُ فِي ثَوَاب هدي وَاحِد يكون بَينهمَا، كَمَا ضحى ﷺ عَنهُ وَعَن أهل بَيته بكبش، وَعَمن لم يضح من أمته وأشركهم فِي ثَوَابه، وَيجوز الِاشْتِرَاك فِي هدي التَّطَوُّع. (بابُ الاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ والْبُدْنِ)

حضور اقدس ﷺ کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قربانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی، ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے، اور فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں، اس لیے میں اس معمول کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

- مستدرک حاکم میں ہے:

٧٥٥٦- فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: أَنْبَأَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ قَالَ: ضَحَّى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ: كَبْشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وكبشٍ عَنْ نَفْسِهِ، وَقَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّي أَبَدًا.

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

التعليق من تلخيص الذهبي: صحيح.

- سنن الترمذی میں ہے:

١٤٩٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ المُحَارِبِيُّ الكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الحَسْنَاءِ، عَنْ الحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: أَمَرَنِي بِهِ -يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

اس حدیث سے بھی فوت شدہ مسلمان کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی کرنا ثابت ہوتا ہے۔

ایصالِ ثواب کے لیے کی گئی قربانی کے گوشت کا حکم:

واضح رہے کہ کسی زندہ یا فوت شدہ مسلمان کے ایصالِ ثواب کے لیے جو قربانی کی جاتی ہے وہ نفلی قربانی کہلاتی ہے، اس کا حکم عام قربانی کے گوشت کی طرح ہے کہ اس کا سارا کا سارا گوشت خود رکھنا بھی جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ اس کے تین حصے کیے جائیں: ایک حصہ اپنے لیے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کے لیے جبکہ ایک حصہ غریبوں کے لیے۔

البتہ اگر میت نے اپنے مال یعنی ترکہ میں سے قربانی کرنے کی وصیت کی ہو تو اس کا گوشت سارا کا سارا صدقہ کرنا ضروری ہے۔

- ردالمحتار میں ہے:

مَنْ ضَحَّى عَنِ الْمَيِّتِ يَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ فِي أُضْحِيَّةِ نَفْسِهِ مِنَ التَّصَدُّقِ وَالْأَكْلِ وَالْأَجْرُ لِلْمَيِّتِ وَالْمِلْكُ لِلذَّابِحِ. قَالَ الصَّدْرُ: وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ إنْ بِأَمْرِ الْمَيِّتِ لَا يَأْكُلْ مِنْهَا وَإِلَّا يَأْكُلُ، «بَزَّازِيَّةٌ».
(كتاب الأضحية)

ذیل میں ایصالِ ثواب سے متعلق چند اصولی اور عمومی باتیں ذکر کی جاتی ہیں تاکہ مزید راہنمائی ہو سکے۔

ایصالِ ثواب سے متعلق ایک اہم شرعی اصول:

ایصالِ ثواب کے لیے نہ تو کوئی عمل خاص ہے، نہ کوئی چیز خاص ہے، نہ کوئی دن خاص ہے اور نہ ہی کوئی مہینہ خاص ہے، بلکہ سال بھر میں کسی بھی دن کسی بھی نیک عمل کا ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ البتہ فرائض وواجبات کے ایصالِ ثواب کے بارے میں دو آرا ہیں، بعض اہلِ علم منع فرماتے ہیں جبکہ بعض درست قرار دیتے ہیں، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ یہ اختلاف ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ: ”میرے نزدیک احتیاط اسی میں ہے کہ فرض کا ثواب کسی کو نہ بخشے۔“ (امداد الفتاویٰ)

ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملتا ہے!

اگر کسی نیکی کا ایصالِ ثواب ایک سے زائد یا تمام زندہ اور فوت شدہ مسلمانوں کو کیا جائے تو ایسی صورت میں اس نیکی کا ثواب ہر مسلمان کو پورا پورا پہنچتا ہے اور ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

ایصالِ ثواب کی قبولیت کے لیے دو اہم اصول:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کی قبولیت کے لیے دو بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

- ایصالِ ثواب اخلاص کے ساتھ ہو کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا جائے، اس میں ریاکاری اور نام و نمود کا جذبہ نہ ہو۔
- ایصالِ ثواب شریعت کی تعلیمات کے مطابق کیا جائے، اس کے لیے خود ساختہ طریقے ایجاد نہ کیے جائیں۔

ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ پائی گئی تو وہ ایصالِ ثواب اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت نہیں پا سکتا، جس کے نتیجے میں نہ تو اس عمل کرنے والے کو ثواب مل سکتا ہے اور نہ ہی یہ کسی دوسرے کو بھیجا جا سکتا ہے، بلکہ ایسا کرنے والا گناہ گار ٹھہرتا ہے۔

قربانی
میں شرکت کے چند متفرق مسائل

فہرست:

- قربانی کے شُرکاء کے عقیدے سے متعلق اہم مسئلہ۔
- قربانی کے شُرکاء کا مال حلال ہونا ضروری ہے۔
- قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنے کا حکم۔

قربانی کے شُرکاء کے عقیدے سے متعلق اہم مسئلہ:

1۔ قربانی کے جانور میں شریک ہونے والے تمام شُرکاء کا مسلمان ہونا ضروری ہے، اگر کوئی ایک شریک بھی ان میں سے مسلمان نہ ہو تو کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کیا جائے، ان میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ اس کی تفصیل عقائد کی کتب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

2۔ ایسے شدید گمراہ افراد کو بھی قربانی میں ہر گز شریک نہ کیا جائے جن کا اسلام سے تعلق مشکوک ہو یا جن کے کفر اور اسلام کا معاملہ واضح نہ ہو۔

3۔ آج کفر والحاد اور گمراہی کا دور دورہ ہے اس لیے کوشش یہی ہونی چاہیے کہ تمام شُرکاء صحیح العقیدہ مسلمان ہوں تاکہ قربانی کی یہ عظیم عبادت بخوبی ادا کی جاسکے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، فتاویٰ عالمگیری)

- بدائع الصنائع میں ہے:

وَلَوْ كان أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أو غير كِتَابِيٍّ وهو يُرِيدُ اللَّحْمَ أو أَرَادَ الْقُرْبَةَ في دِينِهِ لم يُجْزِهِمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ تَتَحَقَّقُ منه الْقُرْبَةُ فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ فَكَانَ مُرِيدًا لِلَّحْمِ، وَالْمُسْلِمُ لو أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا فَالْكَافِرُ أَوْلَى.

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَإِنْ كان كُلُّ وَاحِدٍ منهم صَبِيًّا أو كان شَرِيكُ السَّبْعِ من يُرِيدُ اللَّحْمَ أو كان نَصْرَانِيًّا وَنَحْوَ ذلك لَا يَجُوزُ لِلْآخَرَيْنِ أَيْضًا، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ»، وَلَوْ كان أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذِمِّيًّا كِتَابِيًّا أو غير كِتَابِيٍّ وهو يُرِيدُ اللَّحْمَ أو يُرِيدُ الْقُرْبَةَ في دِينِهِ لم يُجْزِئْهُمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ لَا يَتَحَقَّقُ منه الْقُرْبَةُ فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ فَكَأَنْ يُرِيدَ اللَّحْمَ، وَالْمُسْلِمُ لو أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا.

قربانی کے شُرکاء کا مال حلال ہونا ضروری ہے:

1۔ قربانی کے جانور میں شریک ہونے والے تمام افراد کا مال حلال ہونا ضروری ہے، اگر کسی شریک کا مال حرام ہو

اور اس کے باوجود بھی اس کو شریک کیا گیا تو متعدد اہلِ علم کے نزدیک تمام شُرکاء میں سے کسی بھی شریک کی قربانی ادا نہیں ہو گی۔

2۔ اگر کسی شریک کا اکثر مال حلال ہو اور یہ علم نہ ہو کہ وہ حلال رقم دے رہا ہے یا حرام تو ایسی صورت میں اس کو شریک کرنا درست ہے۔

3۔ جس شریک کے مال سے متعلق حرام ہونے کا علم نہ ہو تو اس کی تحقیق ضروری نہیں۔

قربانی کا جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنے کا حکم:

کسی صاحبِ نصاب شخص نے اپنے لیے قربانی کا بڑا جانور خریدا، پھر اس میں کسی اور کو شریک کرنے کا ارادہ ہوا تو یہ جائز تو ہے البتہ بہتر نہیں، بلکہ بہتر یہی ہے کہ پہلے سے شریک کرنے کی نیت ہونی چاہیے، لیکن اگر غیر صاحبِ نصاب شخص نے قربانی کی نیت سے بڑا جانور خریدا اور خریدتے وقت کسی کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی تو اب اس کے لیے کسی اور کو شریک کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، بزازیہ، مجمع الانہر، فتاویٰ محمودیہ)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَلَوِ اشْتَرَى بَقَرَةً يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ بها ثُمَّ أَشْرَكَ فيها سِتَّةً يُكْرَهُ وَيُجْزِيهِمْ؛ لِأَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ سَبْعِ شِيَاهٍ حُكْمًا، إلَّا أَنْ يُرِيدَ حين اشْتَرَاهَا أَنْ يُشْرِكَهُمْ فيها فَلَا يُكْرَهُ، وَإِنْ فَعَلَ ذلك قبل أَنْ يَشْتَرِيَهَا كان أَحْسَنَ وَهَذَا إذَا كان مُوسِرًا، وَإِنْ كان فَقِيرًا مُعْسِرًا فَقَدْ أَوْجَبَ بِالشِّرَاءِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُشْرِكَ فيها.
(شَرَائِطُ جَوَازِ إقَامَةِ الْوَاجِبِ)

- البحر الرائق میں ہے:

وَلَوِ اشْتَرَى بَقَرَةً يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ، ثُمَّ اشْتَرَكَ فِيهَا مَعَهُ سِتَّةٌ أَجْزَأَهُ اسْتِحْسَانًا، وَالْقِيَاسُ لَا يُجْزِئُ، وَهُوَ قَوْلُ زُفَرَ؛ لِأَنَّهُ أَعَدَّهَا قُرْبَةً فَيَمْتَنِعُ بَيْعُهَا، وَجْهُ الِاسْتِحْسَانِ أَنَّهُ قَدْ يَجِدُ بَقَرَةً سَمِينَةً وَقَدْ لَا يَظْفَرُ بِالشُّرَكَاءِ وَقْتَ الشِّرَاءِ فَيَشْتَرِيهَا، ثُمَّ يَطْلُبُ الشُّرَكَاءَ وَلَوْ لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ لَحَرَّجُوا وَهُوَ مَدْفُوعٌ شَرْعًا، وَالْأَحْسَنُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ الشِّرَاءِ.

قربانی کے شُرکاء کے لیے چند اہم ہدایات

1۔ قربانی میں شریک ہونے والے تمام حضرات قربانی کے تمام مراحل میں باہمی اتحاد، اتفاق، محبت، اعلیٰ اخلاق، ایثار اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور ہر قسم کے تنازعات سے اجتناب کریں۔

2۔ قربانی میں شریک ہونے والے تمام حضرات قربانی کے تمام مراحل میں ہر کام باہمی رضامندی سے طے کریں، اور اپنی ذاتی رائے پر بے جا اصرار اور ضد کرنے سے بالکلیہ اجتناب کریں۔

3۔ قربانی میں شریک ہونے والے تمام حضرات قربانی کے تمام مراحل میں شریعت کی مکمل پاسداری کی بھرپور کوشش کریں، اور اس کے مقابلے میں اپنی قومی، قبائلی یا ذاتی رائے پر اصرار کرنے سے کلی اجتناب کریں کیوں کہ قربانی عبادت ہے اور عبادت تبھی قبول ہوسکتی ہے جب وہ شریعت کے مطابق انجام دی جائے۔ بعض لوگ شریعت کے مقابلے میں اپنی آبائی، علاقائی یا ذاتی رائے پر اصرار کرتے ہیں، جو کہ ناجائز ہے، ایسے حضرات دیگر شُرکاء کے لیے بھی پریشانی کا باعث بنتے ہیں، اس لیے اگر شریعت کی پاسداری کو اہمیت نہ دینے والے حضرات سمجھانے کے باوجود بھی بات نہ مانیں تو ان کے ساتھ قربانی میں شرکت سے اجتناب کیا جائے۔

4۔ بعض لوگ محض رشتہ داری یا تعلقات کی رعایت میں یا لوگوں کے طعن و ملامت کے خوف کی وجہ سے حرام مال والے حضرات کو بھی قربانی میں شریک کر لیتے ہیں جو کہ ناجائز ہے جس کا حکم ماقبل میں بیان ہوچکا۔

5۔ قربانی کے تمام شرکاء قربانی کے تمام مراحل میں اپنی نیت خالص رکھیں کہ قربانی صرف اللہ ہی کی رضا کے لیے کی جارہی ہے، کیوں کہ اگر کسی ایک شریک کی نیت اللہ کی رضا کی خاطر قربانی کرنے کی نہ ہو بلکہ محض گوشت حاصل کرنے کی نیت ہو تو ایسی صورت میں کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔

6۔ قربانی میں شریک ہونے والے تمام حضرات قربانی کے تمام مراحل میں کام کاج اور خدمت سے جی نہ چُرائیں بلکہ ایک دوسرے سے بڑھ کر خدمت سرانجام دینے کی کوشش کریں اور اس کو اپنے لیے سعادت سمجھیں، کیوں کہ خدمت سے جی چُرانے کی صورت میں ایک تو خدمت کے اجر و ثواب سے محرومی ہاتھ آتی ہے

اور پھر باہمی رنجشیں بھی جنم لیتی ہیں، جس کا نقصان واضح ہے۔

7۔ قربانی میں شریک ہونے والے تمام حضرات قربانی کے تمام مراحل میں مالی معاملات بالکل صاف شفاف رکھیں اور ان میں سستی، غفلت، دھوکہ، خیانت اور دیگر ہر قسم کی غیر شرعی اور غیر اخلاقی باتوں سے خصوصی اجتناب کریں، کیوں کہ یہ باتیں تو ویسے بھی بُری اور ناجائز ہیں لیکن قربانی جیسی عبادت کے معاملے میں تو ان کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی